بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَلٰى يَتَبَتَّلُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۶ صفر ۱۳۸۹ھ | ۱۴ ہجرت ۱۳۴۸ہش | ۱۴ مئی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۱۰

مسجد احمدیہ بلاک ۷ ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا جاتا ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام کا نام نہیں ہے

حقیقی پرستارِ الٰہی وہ ہے کہ محبتِ الٰہی میں اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے

"انسان خدا کی پرستش کا دعوےٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے۔ یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جاوے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کی درد میں لذت ہو اور اسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجز خدا تعالےٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے یہ دعا سکھلائی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حقِ پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دیکر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے اور دل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کیلئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۵۱، ۵۲)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

-• ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بالعموم ضعف قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

-• ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد مدظلہا کی عام طبیعت تو اچھی ہے۔ البتہ گزشتہ دو راتوں سے پوری طرح نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں کے پریذیڈنٹ محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب اور میرے چھوٹے بھائی جناب حکیم محمد یعقوب صاحب مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی دعاؤں کے بہت محتاج ہیں سب برادران کی خدمت میں نہایت عاجزی کے ساتھ دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(دوست محمد شاہد)

-• ربوہ ۱۳ ہجرت۔ گزشتہ رات یہاں جھکڑ چلتا رہا۔ آج صبح بوندا باندی بھی ہوئی۔ گزشتہ رات سے موسم کسی قدر خوشگوار ہو گیا ہے۔

تعلیم القرآن کے دوسرے دور کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خطبہ مطبوعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء میں تعلیم القرآن کے دوسرے دور کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے یہ دور یکم مئی ۱۹۶۹ء (ہجرت) سے عملاً شروع ہو گیا ہے۔ حضور کا یہ خطبہ اس دور کے لئے اصولی ہدایت کا حکم رکھتا ہے۔ نظارت کی طرف سے کافی تعداد میں یہ خطبہ عمدہ کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان جلد اطلاع فرما دیں تاکہ انہیں یہ مطبوعہ خطبہ بلا قیمت مطلوبہ تعداد میں فوراً بھجوایا جا سکے۔ یہ خطبہ ہر احمدی تک پہنچنا ضروری ہے۔ اس کی عام اشاعت کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب کرام یہ خطبہ انفرادی طور پر بھی برائے مطالعہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(ابوالعطاء جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

خطبہ جمعہ

قرآنِ کریم ایک عظیم کتاب ہے اسے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہی ہماری زندگی ہے

اس سے انتہائی پیار کرو اس کا حسن اپنے پر چڑھاؤ اور اس کے نور سے دُنیا کو منوّر کرنے کی کوشش کرو

تحریک تعلیم القرآن کا ایک دَور ختم ہو گیا۔ اب ہمیں خاص کوشش اور پوری توجہ سے اس کا نیا دَور شروع کرنا چاہیئے

ہماری جماعت کے سو فیصدی افراد ایسے ہونے چاہئیں جو اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کریم کو پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۸ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے بیماری کا زور تو ٹوٹ گیا ہے لیکن ابھی کھانسی کی وجہ سے گلے پر اثر ہے نیز کچھ نقاہت بھی باقی ہے۔ اللہ تعالےٰ فضل کرے وہی فضل کرنے والا ہے۔

فروری ۱۹۶۶ء میں میں نے جماعت کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ وہ

قرآن کریم کی طرف خاص اور پوری توجہ دیں

اور یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا ہر بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد عورت قرآن کریم جانتا ہو اور جانتی ہو اور جنہیں اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ اس کا ترجمہ جلد سے جلد سیکھیں۔ اور پھر اپنی ساری زندگی کو ہی ایک طرح قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنے اور اس کے احکام اور شرائع پر عمل کرنے کی طرف متوجہ رہیں۔ اور ایک عظیم مجاہدہ اپنے نفس اور اپنے ماحول کو پاک کرنے کے لئے کریں۔

اس تحریک پر قریباً تین سال ہو چکے ہیں اور

اس کا پہلا دَور ختم ہو گیا ہے۔

اس عرصہ میں ایک حد تک مخلصین جماعت نے اس طرف توجہ دی اور ایک حد تک اس کے اچھے نتائج نکلے۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے ربوہ میں بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اسی طرح ربوہ سے باہر بعض لجنات نے بھی اور خدام اور انصار اور دوسرے عہدہ داروں نے بھی اس کی طرف بہت توجہ دی اور اپنے ماحول میں قرآن کریم کے علوم کے سکھانے، ان کے سمجھنے سمجھانے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی کوششوں کو فضل سے نوازا اور

بڑے خوشکن نتائج نکلے

لیکن پھر بھی ہماری کوشش کا نتیجہ سو فیصدی نہیں نکلا یعنی ان تین سالوں میں ہر وہ شخص جو اپنی عمر اور سمجھ اور استعداد کے لحاظ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھ سکتا تھا۔ یا ترجمہ سیکھ سکتا تھا۔ یا اس کی تفسیر کے بعض حصے سیکھ سکتا تھا۔ اس نے ایسا نہیں کیا۔

قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے

اس میں اتنا حسن ہے کہ انسانی احساس اس کا احاطہ نہیں کر سکتا اور یہ مبالغہ نہیں کیونکہ یہ حسن اس قسم کا ہے کہ عقل احساس انسانی کو بھی حسن بخشتا ہے۔ اور قرآن کریم میں اس قدر نور ہے کہ دنیا کی کوئی روشنی اس کے نور سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے نہیں کہ یہ ہماری خوش فہمی ہے بلکہ اس لئے کہ ہمارے رب نے یہ فرمایا ہے کہ سورج کو بھی نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے طفیل دیا گیا تو جو طفیلی انوار ہیں ان کا مقابلہ حقیقی انوار سے نہیں کیا جا سکتا۔

پھر یہ کتاب

احسان سے بھری ہوئی ہے

دُنیا کا کونسا فرد بشر ہے جس پر قرآن کریم نے احسان نہیں کیا۔ اگر مسلمان قرآن کریم پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں تو دنیا کے ہر فرد بشر کو اس کے احسان کی زنجیروں کے اندر جکڑ لیں۔ ہماری اپنی سستی ہے۔ احسان کرنے کی راہیں تو موجود ہیں۔ احسان کا منبع تو موجود ہے۔ احسان کی تعلیم اور ہدایت تو موجود ہے انسانی فطرت میں راہِ احسان پر چلنے کی قوت اور استعداد تو موجود ہے۔ ہم سستی کرتے ہیں اور جس حد تک سستی کرتے ہیں۔ دنیا کو اس کے احسانوں سے محروم کر دیتے ہیں تو جہاں تک قرآنی تعلیم کا تعلق ہے۔ قرآنی کریم بنی نوع انسان پر اس قدر احسان کرتا ہے کہ دنیا کسی ماں کے بچہ نے اس قدر احسان کرنیوالی کتاب پیش نہیں کی۔

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہایت ارفع مقام ہی تھا کہ

جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آپؐ پر اس قسم کی ایک کامل اور احسان کرنیوالی کتاب نازل کی۔ آپؐ عالمین کے لئے رحمت بنے اور قرآنی تعلیم عالمین کے لئے احسان کا باعث بنی۔ اس عظیم کتاب کی طرف توجہ نہ کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

قرآنِ کریم ہی ہماری زندگی اور رُوح ہے

اگر قرآنِ کریم کی عطا کردہ زندگی ہم میں نہ ہو تو ہم ایک مُردہ لاشہ ہیں جس کا یہ حق تو ہے کہ چیلیں اور کُتّے اور بھیڑیئے اس لاشہ کو کھائیں لیکن جس کا یہ حق نہیں کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اس پر آسمانوں سے درود بھیجیں اور اُس کے لئے دعائیں کریں۔

مَیں نے اس سلسلہ میں بعض خطبات بھی دیئے تھے۔ اور قرآن کریم کی بعض آیات کی روشنی میں جماعت کو بتایا تھا کہ یہ کتاب کس قدر حُسن اور احسان سے بھری ہوئی ہے۔ ان خطبات میں مَیں نے بتایا تھا کہ قرآنِ عظیم وہ کامل کتاب ہے جس میں سابقہ کتبِ سماویہ کی اصولی ہدایتیں اور تعلیمیں ہی جمع نہیں کی گئیں بلکہ تمام علومِ حقّہ صحیحہ کے اصول اور بُنیادی حقائق بھی اس میں پائے جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جو اپنے معانی اور فوائد کے لحاظ سے اس خصوصیت کا حامل ہے کہ فطرتِ صحیحہ انسانیہ کسی اَور ہدایت اور تعلیم کی احتیاج اس کے بعد محسوس نہیں کر سکتی۔ فطرتِ انسانی کی سب قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کے سامان اس میں پائے جاتے ہیں اور اس کی اتباع کرنے والوں کو رب کریم کی طرف سے اجرِ کریم عطا ہوتا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی قرآنِ عظیم قرآن مکنون بھی ہے اور

اس کے معارف کے حصول کیلئے انتہائی مجاہدہ کی ضرورت ہے

ہوائے نفس سے دل خالی ہو۔ تب اللہ تعالےٰ کا پیار ملتا اور انوارِ قرآنی سے دل معمور ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک اللہ کی نگاہ میں انسان پاک اور مطہّر نہ ٹھہرے دلوں پر حقائقِ قرآنیہ کا نزول ممکن نہیں۔

پھر مَیں نے بتایا تھا کہ قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ ہے وَ ھُوَ الْحَقُّ کہ احکامِ شریعتِ قرآنیہ پر عمل پیرا ہوئے بغیر رُوحانی رفعت اور بزرگی کا حصول ممکن نہیں کیونکہ اس اتباع کے نتیجہ میں ہی خدائے بزرگ و برتر کی صفات کی جھلک انسانی اخلاق میں نظر آتی ہے اور حُسن و احسانِ باری کا یہ عکس دُنیا کی نظر میں ایسے انسان کو تعریف و ثناء کا مستحق ٹھہراتا ہے اور ہر صاحبِ عقل و بصیرت اس کی حمد کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ سے انسان نیکی اور خیر کے وہ کام کرنے کی توفیق پاتا ہے کہ صرف اسی کی نسل ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس کے احسان کے نیچے دبی ہوئی خود کو محسوس کرتی ہیں اور اُسے نیک نام سے یاد کرتی ہیں اور اُس کا ذکرِ خیر باقی رہتا ہے۔

اسی طرح مَیں نے بتایا تھا کہ قرآنِ عظیم میں

کامل حُسن اور کامل تعلیم اور کامل ہدایت

پائی جاتی ہے اور اس بے مثل اور واحد و یگانہ کی ذات کے پرتو نے کتابِ عظیم کو بھی بے مثل بنا دیا ہے۔ اگر ہم اس کے احکام اور اس کی شرائع پر عمل کریں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم بھی ایک ایسی قوم بن جائیں گے جس کی مثال دُنیا میں نہ ہوگی۔ دُنیا ہمارے وجود میں اِس قدر حُسن، محبّت اور پیار اور ہمدردی اور غم خواری اور حُسنِ سلوک دیکھے گی کہ اس کی مثال امّتِ محمدیہ کے باہر کہیں نظر نہ آئے گی۔

پھر مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ بعض کو اپنے قہر اور غضب کا مورد ٹھہراتا ہے اور انہیں "دُوری" کے بھیانک نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اس کی خوشنودی اور رضا کے عطر سے ممسوح کئے جاتے ہیں۔ ان ہر دو قسم کے انسانوں کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے کھول کر بیان کیا ہے۔ اور ایسے مؤثر طریق پر بیان کیا ہے کہ دِل نرم ہوتے اور خشیۃ اللہ سے بھر جاتے ہیں اور سینہ و دل کی سب روحانی بیماریوں کو شفاء حاصل ہو جاتی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم ان راہوں کو روشن کرتی ہے جو اللہ کے قرب تک پہنچانے والی ہیں درجہ بدرجہ اور منزل بمنزل انسان اللہ سے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اپنے نیک انجام تک پہنچتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اُسے اپنے آغوش میں لے لیتی ہے۔

قرآن کی ہی آیات سے مَیں نے ان مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تھی اور مختلف طریقوں سے اپنے بزرگوں، اپنے بھائیوں، اپنے بچّوں اور اپنی بہنوں کو اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی کہ قرآن سے انتہائی پیار کرو۔ قرآن کا حُسن اپنے پر چڑھانے کی کوشش کرو۔ قرآنِ کریم کے نور سے منوّر ہو اور دُنیا کو روشنی عطا کرو۔ اسی غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے اگرچہ جماعت نے اس طرف ایک حد تک توجہ دی ہے اور ایک حد تک اس کے خوشکن نتائج بھی نکلے ہیں لیکن ہماری تسلّی کے مطابق سَو فیصدی اچھے نتائج نہیں نکلے۔ اور جیسا کہ مَیں نے شروع میں اشارہ کیا تھا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس جدّ و جہد کا ایک دَور ختم ہو گیا ہے اور

اب ہمیں ایک نیا دَور شروع کرنا چاہیئے

اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ اصلاح و ارشاد میں ایک ایڈیشنل ناظر مقرر ہو جو تعلیمِ قرآنی اور جو اس کے دیگر لوازم ہیں ان کا انچارج ہو مثلاً وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظّم کریں اور منظّم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآنِ کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دُنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ وقفِ عارضی کا نظام بھی اِسی ناظر اصلاح و ارشاد کے سپرد ہونا چاہیئے اور بہت سی تفاصیل ہیں ان کو تو انشاء اللہ مشاورت میں مشورہ کے ساتھ طے کر لیا جائے گا۔ اور

ایک نگران کمیٹی ہوگی

جو مشتمل ہو ناظر اصلاح و ارشاد۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ اور ایک تیسرے ہمارے ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ہیں اُن پر۔ نیز انصار اللہ کے صدر اور خدام الاحمدیہ کے صدر پر۔ یہ پانچ عہدیدار

ایک کمیٹی کی حیثیت سے اِس بات کی نگرانی کریں کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی محبّت پیدا کی جائے۔ اس کے حقائق اور اس کے معارف سیکھنے کے سامان پیدا کئے جائیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی محبّت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق پیدا ہوتا ہے اور جماعت کے سارے دوستوں کی اور ساری بہنوں اور بچّوں اور بچّیوں کی اس رنگ میں تربیت کی جائے کہ وہ نہ صرف ایک علمی کتاب کی حیثیت سے قرآنِ کریم کو پڑھنے والے ہوں بلکہ ایک ہدایت نامہ کے طور پر اسے سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں تاکہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد نزول ہو تا وہ مقصد جلد تر پورا ہو جس مقصد کے حصول کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ

تمام اقوامِ عالم کو قرآنِ کریم کے نور سے منوّر کیا جائے

اور ہر دل میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبّت پیدا کی جائے اور اسلام جیسا کہ خدا کی بشارتیں ہیں تمام دُنیا میں ایک غالب، ایک مُحسن، ایک حسین مذہب کی شکل میں پوری طرح قائم ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے جو سب قدرتوں کا مالک ہے اور اسی کی قوّت اور طاقت سے غلبۂ اسلام ممکن ہو سکتا ہے اُسی کی قوّت پر ہمارا بھروسہ ہے ؂

تبرکات

منظومہ کلام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

زندہ خدا سے دل کو لگا اے عزیزِ من

سر پر کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو
زندہ خدا سے دل کو لگا اے عزیزِ من

اس شمع رو کو دیکھ لے اِک آنکھ بھی جو تُو
سینہ ترا ہو مدفنِ حرص و ہوا و آز

جاہ و جلال دُنیائے فانی پہ لات مار
ہو فکر تجھ کو روزِ جزا کی لگی ہوئی

یادِ خدا میں تجھ کو ملے لذّت و سرور
کیوں ہو رہا ہے عشقِ بُتاں میں خراب تُو

تجھ کو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر گھڑی
خالی ہو دل ہوائے متاعِ جہان سے

یادِ حبیبؐ سے نہ ہو غافل کبھی بھی تُو
طالب نگاہِ ناز کا ہوں مدّتوں سے میں

تسکین دل تُو چاہتا ہے گر تو چاہیئے
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ مُنہ کے بل

آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے ضمیر
احمدؔ یہی دعا ہے کہ روزِ جزا نصیب

ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو

قربان اس کے چہرہ پر پروانہ وار ہو
دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو

گر تجھ کو آرزو ہے۔ کہ تُو باوقار ہو
اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو

بس تیری زندگی کا اسی پر مدار ہو
تجھ کو تو چاہیئے۔ کہ خدا پر نثار ہو

ہر دم اسی کے عشق کا سر میں خمار ہو
تجھ کو بس ایک آرزوئے وصلِ یار ہو

اس بات سے کوئی تیرا مانع ہزار ہو
مجھ پر بھی اک نظر مرے پروردگار ہو

دل کو تیرے کبھی بھی نہ اے جاں قرار ہو
ہاں ہاں سنبھل کے نفسِ دنی پر سوار ہو

ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو
تجھ کو نبی کریمؐ کا قُرب و جوار ہو

خطبۂ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد۔ ایم۔ اے

مؤرخہ ۲۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۶۹ء بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب بھامبڑی کی صاحبزادی محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا تھا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

وہ ہر دو خاندان جن کے ساتھ دولہا اور دُلہن کا تعلق ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پُرانے خادموں میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ وہ اِس رشتہ کو ہر دو بھائیوں (علاوہ احمدیت کی اخوّت کے ویسے بھی بھائی بھائی ہیں) کے خاندانوں کے لئے اسے بابرکت کرے۔ اور جس طرح ان دو کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا کی ہے کہ وہ خدمتِ سلسلہ میں اپنی زندگیاں گزاریں اسی طرح ان کی نسل میں بھی فدائی۔ ایثار پیشہ۔ اللہ تعالےٰ سے محبّت رکھنے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق پیدا ہوتے رہیں تاکہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے یہ دو خاندان (سارے ہی احمدی خاندان) وارث بنتے رہیں ؂

ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمان

"ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے"۔

کیا ہی اچھا ہو کہ سو فیصدی احمدی گھرانے حضور اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے والے بن جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت ایک ایسی قوم جو ایک ہاتھ کے اُٹھنے پر اُٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دُنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے"۔

(الفضل ۷ اپریل ۳۹ء)

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ احمد زمان صاحب عباسی چند روز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(محمود زمان عباسی۔ ربوہ)

نئے مالی سال کے پہلے دو ماہ مئی اور جون میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی پر زیادہ زور دیا جائے

جو بھائی محض سستی کی وجہ سے اپنے وعدوں کو پورا نہ کر سکے وہ اپنے ربّ کو کیا منہ دکھائیں گے

کہ انہوں نے اللہ کے نام پر اس کے ایک بندے کی محبت میں وعدہ کیا اور پھر اسے پورا نہ کیا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ دے اور توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کریں

وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی وصولی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم اور تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کی ۵۰ ویں مجلس مشاورت میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ کارگزاری کے بعد جو ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

حضور نے فرمایا :-

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے متعلق مجھے بہت فکر ہے۔ مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ روپیہ تو اللہ تعالیٰ بہت دیتا ہے اور انشاء اللہ دیتا رہیگا مجھے فکر ان بھائیوں کی ہے کہ جنہوں نے اپنے وعدوں کی ادائیگی میں سستی دکھائی ہے یا وہ سستی دکھا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وقت پر اپنے وعدوں کو پورا نہ کر سکیں۔ وہ اپنے رب کو کیا منہ دکھائیں گے کہ انہوں نے اللہ کے نام پر اس کے ایک بندے کی محبت میں وعدہ کیا اور پھر اسے پورا نہ کیا۔ میں نے ابھی سوچا ہے کہ چونکہ ہمارا بجٹ کا سال بھی ختم ہونے والا ہے۔ جماعتیں اس وقت سالانہ بجٹ کو پورا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں اس لئے فوری طور پر تو نہیں ہاں جب ہمارا بجٹ کا سال ختم ہو جائے یعنی اپریل کے آخر میں۔ (مئی سے ہمارا نیا سال شروع ہو جائے گا اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کی مدت کے اختتام میں ابھی دو ماہ باقی ہوں گے) تو مئی کی تیسری اتوار کو فضلِ عمر فاؤنڈیشن تمام امراء اضلاع کی ایک میٹنگ بلائے کراچی کو غالباً ہم ضلع نہیں کہتے اس لئے کراچی کے امیر کو بھی اس میٹنگ میں بلایا جائے۔ اس اتوار کو ہم پورا جائزہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ہم اپنے بھائیوں کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ذلیل ہونے سے بچا سکتے ہیں اور کس طرح ہم ان سے وعدوں کی وصولی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو سمجھ دے اور توفیق دے کہ ہم اپنے وعدوں کو پورا کریں۔

یہ صحیح ہے کہ اگر ایک شخص وعدہ کے وقت تو اپنے اندر ایک اہلیت پاتا تھا کہ وہ ایک خاصی رقم کی ادائیگی کرے لیکن اب اللہ تعالیٰ کی قضا نے اس کے مالی حالات میں اس قسم کی تبدیلی پیدا کر دی ہے کہ وہ اب یہ رقم یا اس رقم کا ایک حصہ ادا نہیں کر سکتا تو اللہ تعالےٰ کے سامنے بھی وہ جواب دہ نہیں اور ہمارے دلوں میں بھی ایسے دوست کے متعلق کوئی شکوہ یا شکایت نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قضا کو اپنی کسی مصلحت سے جاری کرتا ہے اس میں نہ ہمارا کوئی دخل ہے اور نہ اس سلسلہ میں ہمارے دل میں کوئی شکوہ یا خیال ہے کہ اس شخص نے سستی کی ہے۔ اس نے کہاں سستی کی ہے وہ تو اس قابل ہی نہیں رہا لیکن جس شخص کے وہی حالات رہے ہوں جو وعدہ کے وقت تھے یا اس سے بہتر ہو گئے ہوں جو وعدہ کے وقت تھے تو ایسے دوستوں کو اگر وہ اضافہ نہیں کر سکتے تو اتنی رقم تو ضرور ادا کر دینی چاہیئے جتنی رقم کی ادائیگی کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔

بہر حال مئی کی تیسری اتوار کو انشاء اللہ ہم میٹنگ کریں گے (حکومت کی اجازت سے) اور جائزہ لیں گے اس وقت جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ فوری طور پر آپ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس وقت پہلی ذمہ داری آپ پر جماعت کے بجٹ کو پورا کرنا ہے۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ امراء جنہوں نے ابھی سنا ہے کہ وہ نیکی کی دوڑ میں سابقون میں نہیں بلکہ سب سے پیچھے رہنے والوں میں ہیں جیسے شیخوپورہ کا ضلع ہے۔ انہیں اس وقت کوشش تو جماعت کے بجٹ کو پورا کرنے کی کرنی چاہیئے لیکن یہ جائزہ لینا چاہیئے۔ یہ سوچنا چاہیئے اور سوچتے رہنا چاہیئے کہ ہم نے مالی سال (جماعت کے مالی سال کے لحاظ سے) کے ختم ہونے کے بعد اور نئے مالی سال کے پہلے دو ماہ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی پر زیادہ زور دینا ہے اور یہ کہ وہ ان دو ماہ میں کیا طریق اختیار کریں گے کہ ہم اپنے نفسوں کے سامنے بھی اور اپنے رب کے سامنے بھی بری الذمہ قرار پائیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شفقت علی خلق اللہ

—(۱)—

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ (مسلم کتاب الفضائل)

ترجمہ:۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

—(۲)—

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا۔

(بخاری باب فضل من یعول یتیماً)

ترجمہ:۔ حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپ نے اس کی وضاحت کی غرض سے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا اور ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

—(۳)—

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ حَبَسَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْھَا النَّارَ لَا ھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَسَقَتْھَا اِذْ ھِیَ حَبَسَتْھَا خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

(مسلم قتل الحیات)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلّی کو تکلیف دینے کی وجہ سے سزا دی گئی۔ اس نے اس بلّی کو بند کر کے بھوکا مار دیا۔ نہ کھانا دیا نہ پانی۔ اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے چوہے وغیرہ کھا کر اپنا گزارہ کر سکے۔ اس ظلم کی وجہ سے وہ آگ میں دھکیل دی گئی۔

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

تاریخ اسلام

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خطبہ

رعایا اور بادشاہ کے تعلقات کے موضوع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خاص خطبہ دیا جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ خلیفہ اور رعایا کے حقوق و اختیارات بتائے انہوں نے فرمایا کہ:۔

"صاحبو! صرف تین طریقے ہیں جن کے اختیار کرنے سے مال صالح ہو سکتا ہے یہ کہ حق کے ساتھ وصول کیا جائے۔ حق میں صرف کیا جائے اور ناجائز طریقے سے اس کو صرف نہ کیا جائے۔ میری اور تمہارے مال کی مثال یتیم کے ولی کی مثال ہے۔ اگر میں متمول ہوں گا تو اس کے لینے سے احتراز کروں گا۔ اور اگر محتاج ہوں گا تو نیکی کے ساتھ اس کو بقدر ضرورت اپنے اوپر صرف کروں گا۔ میں کسی کو یہ موقعہ نہ دوں گا کہ وہ کسی پر ظلم کرے"

"مجھ پر تمہارے چند حقوق ہیں۔ میرا فرض ہے کہ میں خراج اور مال خمس کا مال جائز طریقے سے وصول کروں۔ میرا فرض ہے کہ جب وہ مال میرے ہاتھ میں آجائے۔ تو اسی کے مصارف صحیحہ میں خرچ کروں۔ میرا فرض ہے کہ تمہارے وظائف کو بڑھاؤں اور سرحد کی حفاظت کروں اور میرا فرض ہے کہ تم کو خطرہ میں نہ ڈالوں"

امراء کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اچھی طرح سن لو کہ تم کو ظالم و جبار بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ میں نے تم کو ائمہ ہدیٰ بنا کر بھیجا ہے۔ کہ لوگ تمہارے ذریعہ سے سیدھی راہ پا دیں پس فیاضی کے ساتھ مسلمانوں کے حقوق دو۔ نہ ان کو مارو کہ ذلیل ہو جائیں نہ ان کی مدح و ستائش کرو۔ کہ ان کو تمہارے ساتھ گرویدگی پیدا ہو۔ نہ ان کے سامنے اپنے دروازے بند رکھو کہ قوی ضعیف کو نگل جائے۔ اپنے آپ کو ان پر ترجیح دے کر ان پر ظلم نہ کرو۔ ان کے ساتھ جہالت سے پیش نہ آؤ ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ اگر وہ تھک جائیں تو رک جاؤ۔ لوگو تم گواہ رہو کہ میں نے ان امراء کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں۔ ان پر مالِ غنیمت تقسیم کریں۔ ان کے مقدمات کے فیصلے کریں اور اگر کوئی مشکل مسئلہ پیش آجائے تو اس کو میرے سامنے پیش کریں"۔

رباعیات

اے خاک کو برگِ گل بنانے والے!
بلبل کو نوائے غم سکھانے والے!
چیونٹی کی ذرا سی آنکھ میں تجھ سے نور
اے شمع مہ و مہر جلانے والے!

قدرت کے صحیفے ہیں زمیں کے ذرات
رنگین شگوفوں پہ لکھی ہیں آیات
اشجار کی جنبش میں ہیں جبریل کے پر
ہر پھول کی ڈالی میں ہے یزداں کا ہات

(صاحبزادہ مرزا رفیع احمد)

تاریخ اسلام

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بنو امیہ کے وہ نامور خلیفہ تھے جنہوں نے خلافت راشدہ کی یاد تازہ کر دی تھی۔ آپ نے ایثار، عدل اور زہد و تقویٰ کو اپنا شعار بنایا اور خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ بالکل سادہ زندگی گزارنے لگے۔ اور تمام وہ شاہانہ ٹھاٹھ ختم ہو گئے۔ جو خلافت سے پہلے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز ۶۱ھ میں پیدا ہوئے بعض روایات کے مطابق آپ کی پیدائش ۶۲ھ میں ہوئی۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ پرورش بھی مدینہ میں ہوئی۔ مختلف روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابتدائی عمر میں اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑا زیب تن کرتے۔ زمانہ خلافت کا ذکر ہے کہ ایک شخص کو آپ نے فرمایا کہ آٹھ درہم میں میرے لئے اچھا سا کپڑا خرید لا۔ ... ... (آج کل کے حساب سے کوئی دو روپے) وہ خرید کر لایا۔ تو آپ نے پسند فرمایا۔ اور اس پر ہاتھ پھیر کر فرمایا دیکھو کتنا نرم کپڑا ہے یہ سن کر وہ شخص متعجب ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تو کیوں تعجب کرتا ہے۔ اس نے کہا بات یہ ہے کہ زمانہ خلافت سے پہلے کا ذکر ہے کہ آپ نے ایک دفعہ مجھ سے ایک ریشمی چادر خرید کر لانے کو کہا تھا چنانچہ میں آٹھ سو درہم میں ایک چادر خرید کر لایا تھا تو آپ نے یہ کہہ کر ناپسند کر دی کہ یہ بہت سخت ہے لہذا اس امر پر مجھے تعجب ہوا۔

ربیع الاول ۸۷ھ میں ولید بن الملک نے آپ کو مدینہ کا گورنر بنایا جب آپ گورنر بنے تو آپ نے مدینہ کے فقیہوں کو بلایا اور فرمایا میں نے آپ لوگوں کو ایک نیک کام پر امداد دینے کے لئے بلایا ہے۔ تاکہ آپ لوگ حق پر میرے مددگار ہوں۔ اگر آپ دیکھیں کہ اگر کوئی شخص کسی پر ظلم کر رہا ہے تو میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع دیں۔ اس مختصر خطاب ہی میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی حکومت کا دستور بیان کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ ہر ایک سے امداد کے طالب ہوئے بعد ازاں ۹۱ ہجری میں آپ مکہ کے گورنر بھی ہو گئے۔ مگر پھر ۹۳ ہجری میں ولید نے آپ کو معزول کر دیا

حضرت عمر بن عبدالعزیز یزید بن معاویہ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے، یزید ۶۰ ہجری سے ۶۴ ہجری تک خلیفہ رہا۔ پھر معاویہ ثانی بیٹھا، مگر وہ جلد ہی خلافت سے دستبردار ہو گیا بعدہٗ مروان بن عبدالحکم ۶۴ ہجری سے ۸۶ ہجری تک رہا بعد ازاں ولید بن عبدالملک ۸۶ ہجری سے ۹۶ ہجری تک، پھر سلیمان بن عبدالملک ۹۶ سے ۹۹ ہجری تک خلیفہ رہا اور سلیمان کے بعد عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے، سلیمان کا ایک لڑکا ایوب ولی عہد بنایا گیا تھا مگر وہ سلیمان کے سامنے ہی ۹۹ ہجری میں انتقال کر گیا اور کوئی لڑکا ولی عہد کے قابل نہ تھا۔ روایت ہے کہ ایک دن سلیمان نے سبز خلعت اور سبز عمامہ پہن کر آئینہ دیکھا۔ تو اسے اپنا حسن بہت بھلا معلوم ہوا۔ اس نے کہا کہ میں کتنا خوبرو اور نوجوان بادشاہ ہوں اس کے صرف ایک ہفتہ کے بعد وہ انتقال کر گیا۔ سلیمان عبدالملک نے اپنے وصیت نامہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنایا۔

سلیمان کی وفات کے بعد جب وصیت نامہ سنایا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت گھبرائے۔ آپ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا۔ لوگو! خلافت کی مجھے کوئی آرزو نہیں ہے تو لوگ بیک آواز ہو کر بولے۔ ہم نے آپ کو چن لیا ہے۔ چنانچہ آپ نے چار و ناچار خلافت قبول کر لی۔ اور لوگوں کو فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ کیونکہ تقویٰ کا مقابلہ کوئی بھی شے نہیں کر سکتی۔ اپنی آخرت کے لئے نیک عمل بجا لاؤ۔ موت کو بہت یاد رکھو کیونکہ وہ لذتوں کو توڑ دینے والی ہے۔

آپ نے حضرت عمر فاروق سا طرز حکومت اختیار کیا۔ انہی کے نقش قدم پر چلے اور اپنی رعیت کو سیدھا راہ پر لگایا اور ان میں اپنی پاکیزہ سیرت کی روح پھونک دی۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں جو پہلا قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ آپ نے اپنی وہ جاگیریں واپس کرنے کا ارادہ کیا جنہیں آپ اپنا حق نہیں سمجھتے تھے۔ لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے اپنے ہاتھ سے تمام دستاویز قینچی سے کاٹ دیں۔ اسی طرح اپنے رشتہ داروں کی تمام ناجائز جاگیریں اور وظائف بند کر دیئے۔

اخلاق و عادات

آپ بڑے خوش خلق اور صاحب فضائل تھے۔ بہت پرہیزگار تھے ایک دفعہ آپ کے پاس دو ٹوکرے کھجوروں کے لائے گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ کس سواری پر لاد کر لائے ہیں جواب ملا کہ ڈاک کے جانوروں پر! آپ نے فرمایا کہ دوسرے مسلمانوں کی نسبت ڈاک کے جانوروں پر میرا کوئی زیادہ حق نہیں ہے۔ لے جاؤ اور ان کو بیچ آؤ۔ آپ کے بھتیجے نے اشارۃً قاصد سے کہا کہ جب بازار میں مول بھاؤ طے ہو جائے تو میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ آپ کے بھتیجے نے ایک ٹوکرا آپ کو بھجوایا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی کھجوریں ہیں؟ تو قاصد نے تمام قصہ کہہ سنایا۔ چنانچہ آپ نے وہ ٹوکرا قبول کر لیا۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک قاصد رات کے وقت آپ کے ساتھ محو گفتگو تھا اور آپ کو شہر کے حالات سنا رہا تھا۔ جب وہ اپنے شہر کے حالات سنا چکا تو اس نے کہا کہ امیر المومنین آپ کے کیسے حال ہیں؟ یہ سنتا ہی تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جلتا ہوا چراغ بجھا دیا اور خادم کو آواز دی کہ دوسرا چراغ لے آؤ۔ قاصد کو تعجب ہوا۔ اس نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ بیت المال کی شمع تھی، جب تم اپنے شہر کی باتیں کرتے رہے تھے۔ تو وہ شمع میرے سامنے جلتی رہی۔ مگر جب تم نے میرا حال پوچھا۔ تو میں نے وہ شمع بجھا دی۔ اور اپنی ذاتی شمع منگالی۔

ایک رات آپ اپنے کام میں مشغول تھے کہ چراغ میں تیل ختم ہو گیا ایک مہمان آپ کے پاس بیٹھا تھا اس نے چاہا کہ اٹھ کر چراغ میں تیل ڈال دے۔ مگر آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور فرمایا نہیں مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے آپ بیٹھیں میں خود تیل ڈال لیتا ہوں مگر مہمان بولا اگر یہ بات ہے تو کسی خادم کو آواز دے لیں مگر آپ نے فرمایا نہیں اتنی رات گئے انہیں تکلیف دینا مناسب نہیں ہے چنانچہ آپ خود اٹھے۔ اور چراغ میں تیل ڈالا۔ اور پھر فرمایا کہ تیل ڈالنے سے پہلے بھی میں عمر بن عبدالعزیز تھا۔ اور تیل ڈالنے کے بعد بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں۔

وفات

آپ تین دن بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو مسلمہ بن عبدالملک حاضر خدمت ہوا اور کہا۔ کہ آپ اپنی اولاد کو فقیر چھوڑے جا رہے ہیں ان کے بارے میں کوئی وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میرے اہل و عیال کا خود خدا تعالیٰ والی ہو گا۔ چنانچہ مورخین بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ کی اولاد میں سے کبھی بھی کوئی محتاج یا فقیر نہیں ہوا۔

رجب ۱۰۱ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی خلافت صرف دو سال پانچ ماہ رہی۔

(مرسلہ تقی احمد محمد آباد ضلع تھرپارکر)

نماز تہجد کے لئے اٹھنے کے طریق

۱۔ نماز عشاء کے بعد ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔
۲۔ نماز عشاء کے بعد کسی شخص سے کلام نہیں کرنی چاہیئے
۳۔ وضو کر کے سونا چاہیئے۔
۴۔ سوتے وقت کوئی ذکر کرنا چاہیئے۔
۵۔ سوتے وقت تہجد کا پختہ عہد کرنا چاہیئے۔
۶۔ وتروں کا تہجد تک التوا کرنا چاہیئے۔
۷۔ جس بستر پر سونا ہو وہ پاک صاف ہو
۸۔ سوتے وقت کینہ سے سینہ صاف ہونا چاہیئے۔
۹۔ جن دنوں زیادہ نیند آئے نرم بستر ہٹا دینا چاہیئے۔
۱۰۔ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے۔
۱۱۔ سوتے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہیئے۔
۱۲۔ بدن کے صاف ہونے کا قلب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ صفائی کی حالت میں سونا چاہیئے صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ (فرشتے) جگا دیتے ہیں۔
۱۳۔ جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں وہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کر دیں باوجود اس کے کہ ان میں وقت زیادہ لگے گا مگر تہجد کے وقت نیند کھل جائے گی یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

(مرسلہ شہزاد قمر الدین مبشر ربوہ)

معاصرین سے

• دیگراں را نصیحت
• ختم صحیح بخاری اور ختم خواجگان
• دعا کی اہمیت
• میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

دیگراں را نصیحت

مودودی صاحب اپنے ایک بیان میں اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"وہ ہر جھوٹے سے جھوٹا الزام لگانے کے لئے آزاد ہیں کیونکہ انہیں اس امر کی کوئی فکر لاحق نہیں ہے کہ کوئی الزام کسی پر لگانے کی باز پرس بھی کہیں ہونی ہے اور کوئی خدا بھی ہے جس کے سامنے ان کو کبھی اپنے اقوال و اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ ان کے لئے یہ بالکل حلال ہے کہ کسی شخص یا گروہ کو نیچا دکھانے کے لئے جو الزام بھی کارگر ہوتا نظر آئے بے تکلف لگا دیں قطع نظر اس سے کہ اس کی کوئی بنیاد ہو یا نہ ہو۔

(چٹان لاہور ۴ر اپریل ۱۹۶۹)

ختم صحیح بخاری اور ختم خواجگان

"اٹھارھویں صدی کے اواخر میں جب نپولین نے مصر پر حملہ کیا تو مراد بک نے جامع ازہر کے علما کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ علماء ازہر نے بالاتفاق یہ رائے دی کہ جامع ازہر میں صحیح بخاری کا ختم شروع کر دینا چاہیئے کہ انجاح مقاصد کے لئے تیر بہدف ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ابھی صحیح بخاری کا ختم، ختم نہیں ہوا تھا کہ اہرام کی لڑائی نے مصری حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ شیخ عبدالرحمان الجبرتی نے اس عہد کے چشم دید حالات قلمبند کئے ہیں اور بڑے ہی عبرت انگیز ہیں۔ انیسویں صدی کے اوائل میں جب روسیوں نے بخارا کا محاصرہ کیا تھا تو امیر بخارا نے حکم دیا کہ تمام مدرسوں اور مسجدوں میں ختم خواجگان پڑھا جائے۔ ادھر روسیوں کی قلعہ شکن توپیں شہر کا حصار منہدم کر رہی تھیں۔ ادھر لوگ ختم خواجگان کے حلقوں میں بیٹھے یا مقلب یا محول الاحوال کے نعرے بلند کر رہے تھے بالآخر وہی نتیجہ نکلا جو ایک ایسے مقابلے کا نکلنا تھا جس میں ایک طرف گولہ بارود ہو اور دوسری طرف ختم خواجگان"

("غبار خاطر" کے خطوط سے یہ اقتباس)

(امروز ۲۹ر اپریل ۱۹۶۹)

دعا کی اہمیت

مصیبت، رنج یا پریشانی کے وقت دعا کرنا تمام انبیاء کی سنت ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں حضرت آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ یونسؑ اور دیگر انبیائے کرامؑ کی دعائیں مذکور ہیں اور حضرت ابراہیم کی دعائیں تو سب سے زیادہ لائق توجہ ہیں پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ دفع رنج و الم کے لئے جہاں وہ اور تدبیریں کریں۔ وہاں دعاؤں پر بھی صدق دل سے توجہ دیں یعنی ظاہری اسباب کی جستجو کے ساتھ ساتھ اللہ کو بھی پکاریں۔

اللہ کا ارشاد ہے (جو احادیث قدسی میں مندرج ہے) کہ جب میرا بندہ اپنے دل کی گہرائیوں سے مجھے پکارتا ہے اور پوری عاجزی اور فروتنی کے ساتھ میرے حضور جھک جاتا ہے تو اس کی پکار سن لیتا ہوں اور اس کی ضرورت کی تکمیل کا ظاہری سامان مہیا کر دیتا ہوں یہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت ظاہری طور پر اس کی دعا قبول نہ ہو لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ بالکل رائے گاں چلی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر بندے کی دعا مشیت ایزدی کے خلاف ہوتی ہے تو اللہ اس دعا کے عوض اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے یا اس کے نامۂ اعمال میں حسنات کا اندراج ہو جاتا ہے اور ان کی جزا اسے قیامت میں مل جائے گی۔ قصہ مختصر اینکہ مومن کی دعا کسی حال میں بھی رائگاں نہیں جاتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو میں اس کے سوال یا پکار کا جواب دیتا ہوں۔

واضح ہو کہ دعا کی مقبولیت میں اللہ کے ساتھ حسن ظن کو بڑا دخل ہے۔ یعنی اس بات پر کامل یقین کہ اللہ میری پکار کو سن رہا ہے اور چونکہ وہ رحیم اور کریم ہے اس لئے میری دعا کو ضرور قبول کرے گا۔

(نوائے وقت ۲ر مئی ۱۹۶۹)

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

"آج سے چند سال پہلے جب میں نے اپنے آبائی مذہب عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا تھا تو تبدیل مذہب کی اس بنیادی آزادی کے باوجود جو ہم برطانیہ کے باشندوں کو حاصل ہے، میرے بعض احباب مجھ سے ناراض ہو گئے تھے اور بعض کی طرف سے یہ سوال کیا جاتا تھا کہ میں نے اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ کر اسلام کیوں قبول کیا ہے؟

بلاشبہ میرا آبائی مذہب عیسائیت ہے اور اسی لئے ایک مذہبی خاندان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے مجھے ایسی بہت سی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا جن میں اسلام کو ایک غیر ترقی پسند اور وحشیوں کا مذہب ثابت کیا گیا تھا۔ لیکن انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ اسے جس کام کو کرنے سے روکا جائے وہ اسے کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے اسلام کے خلاف لکھی ہوئی ان کتابوں کو پڑھتے ہوئے میرے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے اسلام سے بھی واقفیت حاصل کرنی چاہیئے لیکن میں عربی زبان نہیں جانتا تھا اور انگریزی زبان میں اسلام پر مجھے جو کتابیں مل سکیں اگرچہ ان کے مطالعہ کی بدولت میں اسلام کے حقیقی خدوخال سے واقف نہیں ہو سکا مگر ان کے مطالعہ کے بعد اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ اسلام کے متعلق میری وہ رائے نہیں رہی جو میں نے اس کے خلاف لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ کے بعد قائم کر لی تھی اور اگرچہ ابتداء میں میرے دل میں اسلام کے مطالعہ کی خواہش اپنی مخالفانہ رائے کو مضبوط بنانے کے لئے پیدا ہوئی تھی لیکن اب میں محسوس کرنے لگا تھا کہ مجھے اسلام کی تحقیق کرنی چاہیئے۔

بہرحال اب میرے لئے اسلام کے مطالعہ کے دروازے کھل گئے تھے لیکن میں نے اسلام کا مطالعہ اس حیثیت سے نہیں کیا کہ اس کی روحانی قدریں کیا ہیں بلکہ میں نے اسکا مطالعہ کرتے ہیں اس خیال کو خصوصیت کے ساتھ مدنظر رکھا کہ اس سے دنیا کو کیا فائدے پہنچے ہیں؟ اور میرے اسی سوال کے اطمینان بخش جواب نے مجھے اسلام قبول کرنے پر آمادہ بھی کیا تھا۔

میں نے جب اس زاویہ نظر سے اسلام کا مطالعہ کیا تو میں نے دیکھا کہ — اسلام محبت اور امن کا داعی ہے

اس حقیقت کے انکشاف کے بعد اسلام کے متعلق میری رائے بالکل بدل گئی تھی اور میرا بڑھتا ہوا مطالعہ یہ ثابت کرتا جا رہا تھا کہ اسلام کا ظہور دنیا کے لئے رحمت کا باعث ثابت ہوا ہے۔

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نور نظر اولاد زینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ جسٹر ڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

اس کے بعد میں نے اس کے روحانی اور اخلاقی پہلوؤں پر غور کرنا شروع کیا تو میں اس عجیب نتیجہ پر پہنچا۔ کہ

اسلام کے بنیادی عقائد میں بھی انسان کو انسانیت کی بلندیوں پر پہنچانے کا مقصد پوشیدہ ہے اور اس کے عقائد کو انسانی فلاح و بہبود کے تصور پر مبنی کیا گیا ہے

مثلاً:۔

اسلام نے انسان کو اللہ کی وحدانیت پر ایمان لانے کی دعوت دے کر اس کے دل و دماغ کو توہمات سے آزاد کیا ہے اور اس کے غور و فکر کی قوتوں کو عمل کی دعوت دی ہے۔ اس نے نماز کے ذریعہ سے انسانوں کے سماجی امتیاز کو ختم کیا ہے روزہ رکھنے کا حکم دے کر اس نے دولت مندوں کے دلوں میں اس احساس کو ابھارا ہے کہ انھیں ان لوگوں۔۔۔۔ کی تکلیف کو نہیں بھولنا چاہیئے جو اپنی بعض مجبوریوں کے باعث فاقے کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے واسطہ سے اسلام نے ایک طرف تو ضرورت مندوں کی حاجت روائی کا باعزت طریقہ پر انتظام کیا ہے اور دوسری طرف دولت کے ایک جگہ جمع ہو جانے سے سماج میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں انھیں نہایت اچھے انداز میں مسدود کیا ہے

غرض کہ جب میں نے دنیاوی اور دینی دونوں پہلوؤں سے اسلام کا مطالعہ کیا تو پھر میرے لئے اسے قبول نہ کرنا ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔

چنانچہ

آج میں اپنے مسلمان ہونے پر فخر محسوس کرتا ہوں اور اپنی جگہ بالکل مطمئن ہوں۔

(شہاب لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۶۹ء)

خریداران الفضل کیلئے ضروری اعلان

خریداران الفضل کی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں جن صاحبان نے اپنا پتہ وغیرہ تبدیل کروانا ہو یا کوئی غلطی درست کروانی ہو تو دفتر ہذا کو اپنے صحیح پتہ سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ نیز چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ بصورت دیگر تعمیل بروقت نہیں ہو سکیگی

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شرح چندہ

بیرونی ممالک

ہوائی ڈاک کینیڈا وغیرہ سالانہ	۲۶۶		بحری ڈاک سالانہ ۵۰ روپے
انڈونیشیا و افریقہ وغیرہ	۲۰۰		
سالانہ قیمت	۳۰ روپے ششماہی	۱۶ روپے سہ ماہی	۹ روپے
ایک ماہ کا ۳/	۳ روپے خطبہ نمبر سالانہ	۸ روپے	

(مینیجر)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شرط پر جامعہ نصرت میں سائنس کلاسز جاری کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کہ عمارت اور ابتدائی اخراجات کا نصف خرچ جس کا اندازہ پچھتر ہزار روپے تھا۔ لجنہ اماء اللہ برداشت کرے۔ اس سلسلہ میں بار بار تحریک کی جاتی رہی ہے۔ اس وقت تک کل ۷۴۵ روپے وصول ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس تحریک پر قریباً دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے ـــــ گذشتہ وصولی کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اسکے بعد یعنی آٹھ اپریل تا ۲۷ اپریل ۶۹ء تک مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔ اس چندہ کی رفتار بہت کم ہے مخیر بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جامعہ نصرت کی ترقی اور بچیوں کی اعلیٰ سائنس کی تعلیم کی خاطر قربانی دیں جامعہ نصرت کی پرانی طالبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس چندہ کے لئے خاص سعی کریں۔ (خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔	لجنہ حافظ آباد	۳۲	—
۲۔	" گوجرخاں	۵	—
۳۔	" کریم نگر فارم	۵	—
۴۔	" حیدرآباد	۱۵	—
۵۔	مکرمہ بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کراچی	۳۰۰	—
۶۔	" ثریا رشید احمد کراچی	۱۰	—
۷۔	" گجرات	۱۰۰	—
۸۔	" ملتان	۷	—
۹۔	" دارالرحمت شرقی ملحقہ ربوہ	۱۰	—
۱۰۔	" دارالعلوم ربوہ	۹	۶۲
۱۱۔	" دارالصدر شرقی ۲ ربوہ	۱۸	۵۰
۱۲۔	" مظفر آباد	۱	—
۱۳۔	" بورے والہ	۱۸	۵۰
۱۴۔	" وہ کینٹ	۱۰	—
۱۵۔	" حلقہ رائے گڑھ لاہور	۱۰	—
۱۶۔	" ساہی وال	۲۱	—
	میزان	۵۷۲	۶۲

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۰/۶ (جون) برائے ربوہ اور ۲۲/۶ بروز اتوار برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ کئی محاسب کو شکایت ہوتی ہے کہ پرچے نہیں پہنچے اسلئے تمام زعماء سے گذارش ہے کہ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو مطلع کریں تاکہ بروقت اور مناسب تعداد میں پرچے ارسال کئے جا سکیں اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

(۱) رسالہ الوصیت (۲) والدین اور اولاد کے حق میں قرآنی دعائیں۔
(۳) وضو کے بعد کی دعا (۴) اذان کے بعد کی دعا

نوٹ:۔ رسالہ الوصیت شرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ۲۵ پیسے میں مل سکتا ہے۔ قرآنی دعائیں مجلس کے کتابچہ ضروری ہدایات میں درج کر دی گئی ہیں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا ڈھیوٹ

نادار مریضوں کے علاج کیلئے رقوم بھیجنے والے احباب

درخواست دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب نے ۱۶/۳/۶۹ تا ۳۰/۴/۶۹ فضل عمر ہسپتال میں علاج نادار مریضان کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ان احباب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ان کی مشکلات اور آفات دور فرمائے اور دینی و دنیوی حسنات عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز خاکسار دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ علاج نادار مریضان کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم التزام سے بھجواتے رہیں تا ان کے غریب و نادار بھائیوں بہنوں کا علاج مفت کیا جا سکے۔ وما توفیقنا الا باللہ

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور	.. —	۴۵
۲۔ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	.. —	۱۲
۳۔ حافظ سلیم احمد صاحب دارالصدر شرقی "	.. —	۱۰
۴۔ چوہدری علی محمد خان صاحب گجرات	.. —	۱۰
۵۔ ارشاد صاحب	.. —	۱۰
۶۔ مرزا محمد عثمان صاحب آف کومیلا	.. —	۲۵
۷۔ پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ	.. —	۳۰
۸۔ سید حمید احمد صاحب سٹی مجسٹریٹ ملتان	.. —	۱۰
۹۔ امۃ الحفیظ صاحبہ برانڈرتھ روڈ لاہور	.. —	۵
۱۰۔ ڈاکٹر مس طاہرہ نسرین صاحبہ لیکچرر پشاور یونیورسٹی	.. —	۲۹
۱۱۔ شیخ ناصر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	.. —	۶۰
۱۲۔ مسعودہ منصور صاحبہ ایم اے سی ایم ایس کراچی	.. —	۲۰
۱۳۔ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سعودی عرب	.. —	۱۰۰
۱۴۔ مرزا منظور احمد صاحب گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خان	۲۵ —	۴۹
۱۵۔ بیگم محمود احمد صاحب ناصر راولپنڈی	.. —	۱۰
۱۶۔ شیخ نور الحق صاحب ربوہ	.. —	۲۰
۱۷۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحیم خان صاحب گوجر خان	.. —	۵
۱۸۔ مسز امۃ الحفیظ صاحبہ بنت قریشی محمد مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	.. —	۳۰
۱۹۔ مرزا فہیم احمد صاحب ابن مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ	— —	۱۰
۲۰۔ چوہدری محمد نذیر صاحب سمن آباد لاہور	.. —	۵۰
۲۱۔ عبدالکریم خان صاحب ناظم آباد کراچی	.. —	۱۰۰
۲۲۔ مسز امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ اہلیہ عبداللطیف خان صاحب ربوہ	.. —	۵
۲۳۔ چوہدری خلیل احمد صاحب راجگڑھ لاہور	.. —	۱۰
۲۴۔ بیگم کرنل محمود احمد صاحب ربوہ	.. —	۲۰
۲۵۔ آمنہ بیگم صاحبہ ربوہ	.. —	۵
۲۶۔ مسز رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک حمید اللہ صاحب ڈسکہ	.. —	۱۰
۲۷۔ بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی	.. —	۱۵
۲۸۔ میجر منظور الحسن صاحب ایم اے لائل پور	.. —	۱۰
۲۹۔ سیدہ زہرہ بیگم حسن صاحبہ سٹیٹ آباد حیدرآباد	.. —	۴۰
۳۰۔ نسیم اختر صاحبہ الٰہی پارک معری شاہدرہ لاہور	.. —	۵
۳۱۔ زینب صاحبہ میانہ پورہ سیالکوٹ	.. —	۱۰
۳۲۔ مسز ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب کرشن نگر لاہور	.. —	۱۰
۳۳۔ مجیدہ شاہنواز صاحب کراچی	.. —	۹۰
۳۴۔ چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان	.. —	۵۰
۳۵۔ ایس لطیف صاحب چک لالہ کینٹ	.. —	۱۰
۳۶۔ ایس جی یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر لاہور	.. —	۵۰
۳۷۔ میجر سید محمد خیر البشر صاحب رسالپور	— —	۲۰
۳۸۔ پروفیسر بی ڈی سلیم صاحب حسن ابدال	.. —	۵
۳۹۔ ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر	.. —	۱۸
۴۰۔ مبارک مسز بوہڑ گیٹ ملتان شہر	.. —	۷۰
۴۱۔ ناصر احمد صاحب جیولاجیکل سروے سلہٹ	— —	۱۰
۴۲۔ چوہدری نبی احمد صاحب مادان موٹرز کراچی	.. —	۵۰
۴۳۔ حضرت سیدہ زاہدہ مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	.. —	۲۰
۴۴۔ حکیم فضل احمد صاحب اوچ شریف	.. —	۱۰
۴۵۔ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ " "	.. —	۵
۴۶۔ ملک فضل عمر صاحب لاہور	.. —	۱۰
۴۷۔ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ	.. —	۵
۴۸۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ	— —	۵
۴۹۔ مسز نذیر احمد صاحب سوسنگی ربوہ	.. —	۲۰
۵۰۔ کرنل مرزا محمد شفیع صاحب ربوہ	.. —	۱۰
۵۱۔ ملک غلام نبی صاحب بذریعہ ملک عبدالمجید صاحب ربوہ	.. —	۲۰
۵۲۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ جہلم شہر	.. —	۵
۵۳۔ نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں شہر	— —	۱۰
۵۴۔ بیگم امین شبیر احمد صاحب کشمیر روڈ راولپنڈی	.. —	۱۰
۵۵۔ ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور	.. —	۱۰

(باقی)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنسز ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

لاہور کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

تاج الصحت

۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے

انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۴-۴۵															۹-۱۵
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۹-۳۰															۲-۳۰

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ (محمد علی ظفر منیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سٹ بستر فرشی دریاں۔ کھیس تولئے جائنماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ**

تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

پس احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے وعدوں کی جلد تر ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے

ایک بقایادار دوست کو حکیمانہ سرزنش

۱۹۵۵ء کی بات ہے کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوٹس میں ایک ایسے دوست کا تحریک جدید کا وعدہ آیا جو گزشتہ چند سالوں سے صرف وعدہ کر دیتے تھے لیکن ادائیگی کی طرف توجہ نہ کرتے تھے اس پر حضور رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا۔

"کوئی تحریک کا نیا چندہ ہے؟ اگر یہ ہر دفعہ اس طرح کرتے ہیں تو لکھیں کہ آپ ہر دفعہ ہمارے رجسٹر خراب کر کے اعزاز حاصل کرنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔"

بقایادار حضرات کے لئے حضور کے اس ارشاد میں ایک حکیمانہ سرزنش ہے انہیں چاہئے کہ اشاعت اسلام کی خدمت کو بہرحال تمام دیگر ضرورتوں پر مقدم رکھیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ناظمین اطفال الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

شعبہ مال کی رپورٹ کے مطابق مجالس اطفال الاحمدیہ کے چندہ کی رفتار بہت کم ہے اور گزشتہ سال کے مقابلہ میں کافی کمی نظر آتی ہے براہ مہربانی شعبہ مال کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے تعمیر ہال کے سلسلہ میں ۵۰۰/- روپے کا وعدہ کیا ہوا ہے اس سلسلہ میں ایک سرکلر بھی بھجوایا جا چکا ہے لیکن مجالس نے کوئی خوشکن جواب نہیں دیا۔ اس طرف بھی خاص توجہ فرما کر اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال مدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف سہادا ڈھلواں ان دنوں کراچی میں بیمار ہیں جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد چوہدری۔ کارکن ناظر اعلیٰ ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (منیجر)

اگر آپ

جاننا چاہیں کہ قرآن مجید کی بعض آیات کی تلاوت کے وقت جو ایک گیت سنا ہے

تو

نماز مترجم (مرتبہ ماسٹر حمید احمد صاحب سیالکوٹی) کی صفحہ ۴۵-۴۶ پر ملاحظہ فرمالیں۔ قیمت ۲۵ پیسے و ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ **مکتبہ فیض عام ربوہ**

ہوالشافی

مفید نسخے

ہماری خاص ادویات (specifics) کے نسخے محض سنے سنائے، کتابی، یا غیر ملکی نسخوں کی نقل نہیں ہوتے بلکہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر فاضل رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر (بی اے ایل ایل بی) کی بارہ سالہ محنت، تحقیق اور تجربات کا نتیجہ ہیں۔ ان ادویات کے خواص اور فوائد جاننے کے لئے رسالہ کیوریٹو سسٹم مفت طلب فرمائیں۔ رسالہ کیوریٹو سسٹم میں حیوانات کی مجرب ادویات بھی درج ہیں، ڈاکٹر اور معالج حضرات کے لئے معقول کمیشن۔

سید عبدالرحمٰن منیجر: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔

خدا کے فضل سے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

گھریلو اور مرغی خانہ کی ضروریات کے لئے

نیکڑوں کی تعداد میں یک روزہ چوزے (۱۵۰/- روپے سینکڑہ) تین ہفتہ کی پٹھیاں (۴۵۰/- روپے سینکڑہ) مرغیاں بٹھانے والے انڈے (۶/- روپے درجن) سارے مغربی پاکستان میں سپلائی کر رہا ہے آپ بھی جلد چوزوں اور پٹھیوں کا آرڈر بک کریں نیز جملہ ضروریات مرغی خانہ مثلاً خوراک، اجزا خوراک، خشک گوشت، خشک دودھ، مچھلی، خون، ہڈی، کھل بنولہ بغیر چھلکا، کھل تل، چوکر، مکئی، چری، ٹی ایم ۵، ویٹا پول، نیل مچھلی، ٹیکہ جات، رانی کھیت ویکسین، دیگر دوائیں وغیرہ ارزاں ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں۔ (منیجر)

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد / راولپنڈی

میں جائداد خریدنے (کرایہ پر لینے) کے خواہش مند احباب کے لئے نادر مواقع ہیں تفصیلات حاصل فرمائیں

ایکسچینج سنٹر، آب پارہ، اسلام آباد

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور، راجہ روڈ لائل پور۔ فون نمبر ۳۸۰۰

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف -/۶ روپے (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ **الفضل** ربوہ سے

خط و کتابت کیا کریں۔

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

شربت خانہ ساز کھانسی، زکام، نزلہ اور سینہ کی عجلہ امراض کا مکمل علاج **دواخانہ خدمت خلق ربوہ** کی فخریہ پیش کش سب کے لئے یکساں مفید فی شیشی سوا روپیہ

گزشتہ دو ہفتوں کی اہم جماعتی خبریں

۲۹ شہادت تا ۱۲ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی رہی، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲ ہجرت کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ البینہ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے گیارہ عملی تقاضوں میں سے دسویں اور گیارہویں تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی پہلے نو تقاضوں پر حضور گزشتہ تین خطبات میں روشنی ڈال چکے تھے حضور نے واضح فرمایا کہ الدین کے ایک معنی قضا یا فیصلہ کے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روزمرہ زندگی میں جو فیصلے بھی کئے جائیں وہ خالصتاً للہ ہوں۔ اسیطرح الدین کے معنے بدلہ اور جزا کے بھی ہیں۔ عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جزا لینے اور جزا دینے ہر دو صورتوں میں مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر عمل پیرا ہوا جائے۔ اس بارہ میں بھی حضور نے اسلام کی پُرحکمت تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ نے ۹ ہجرت کو نماز جمعہ پڑھانے سے قبل گزشتہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے، سورۃ البینہ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ کی تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا۔

گزشتہ متعدد خطبات میں حضور نے مخلصین لہ الدین کی تفسیر بیان کر کے عبادت کے گیارہ عملی تقاضوں پر روشنی ڈالی تھی۔ اس خطبہ میں حضور نے اس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ ان گیارہ تقاضوں کی بنیاد تین امور پر ہے اور وہ ہیں (۱) حُنَفَآءَ (۲) يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور (۳) يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ۔ جب تک ان تین بنیادی امور کی اصل روح کو سمجھ کر ان پر کما حقہٗ عمل پیرا نہ ہوا جائے۔ اس وقت تک حقیقی عبادت کے گیارہ عملی تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔ اس ضمن میں حضور نے حنیف، صلوٰۃ، اور زکوٰۃ کی نہایت لطیف تشریح بیان کر کے ان کی اصل روح پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔

۴۔ مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم جناب کمال یوسف صاحب نے پچھلے دنوں آئس لینڈ کا دورہ کیا۔ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مبلغ اسلام کے وہاں پہنچنے سے ٹیلی ویژن، اخبارات، اور لیکچروں کے ذریعہ اسلام کے پیغام کی منادی ہوئی ہے وہاں کے صدر مقام RAYKJAVIK سے مکرم کمال یوسف صاحب نے بذریعہ تار جو اطلاع بھیجی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ریک جاویک ۲۹ اپریل "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ آئس لینڈ میں ٹیلیویژن، اخبارات اور لیکچروں کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی وہاں کے لوتھرین اور کیتھولک بشپوں سے بھی تبادلۂ خیالات کر کے انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا"

۵۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی مبلغ سنگاپور کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ۲۹ اپریل کو اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالحمید صاحب سالکین کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

سالکین صاحب جماعت سنگاپور کے ایک مخلص دوست ہیں۔ اور جماعت کے کاموں میں بہت تعاون کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

۶۔ سلسلہ کے مشہور مصنف جناب مہاشہ فضل حسین صاحب آج کل میو ہسپتال لاہور کے ڈیسٹ سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ تازہ اطلاع یہ ہے کہ پہلے تو ڈاکٹر مسعود احمد صاحب انچارج ڈیسٹ سرجیکل وارڈ نے یہ تجویز کی تھی کہ پاؤں کی ہڈی کا آپریشن کیا جائے مگر مہاشہ صاحب کی کمزوری کے پیش نظر اب جناب ڈاکٹر صاحب کا ارادہ یہ ہے کہ دس روز تک پاؤں کی ہڈی کا علاج بجلی کے ذریعہ سے کیا جائے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اس علاج سے انہیں جلد تر صحت ہو جائے تا وہ پھر نہایت انہماک کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مصروف ہو کر سلسلہ کی خدمت کر سکیں۔ بیماری نے بہت طول کھینچا ہے اور اس کی وجہ سے مہاشہ صاحب بہت بے چین ہیں۔ (محمد اسماعیل پانی پتی۔ لاہور)

زمیندار احباب توجہ فرمائیں

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

یہ دن فصلوں کی کٹائی کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زمیندار اصحاب کو اپنے بے حد فضلوں سے نوازا ہے۔ اور ان کی محنت کو قبول فرماتے ہوئے ان کی فصلوں میں برکت ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے محبوب و مرغوب اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ اس موقع پر میں زمیندار اصحاب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی آمد پر چندہ عام یا حصہ آمد جو بھی صورت ہو اور چندہ جلسہ سالانہ مقررہ شرح کے مطابق فوری طور پر ادا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ ان شاء اللہ۔ زمیندارہ جماعتوں کے عہدہ داران اور امراء اضلاع کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ ان دنوں وصولی کی طرف خصوصی توجہ دے کر نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرما دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اپنے وعدوں کی عظمت کو پہچانو

تحریک جدید کا سال رواں وعدوں کے اعتبار سے ۳۱ اخاء (۳۱ اکتوبر ۶۹ء) ۱۳۴۸ ہش کو اختتام پذیر ہوگا۔ جن افراد نے تاحال اپنے وعدے ادا نہیں کئے وہ اپنے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد کو مدنظر رکھیں اور اولین موقع پر اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی سعی فرما دیں۔

فرمایا:۔

"تم نے خدا تعالیٰ سے جو وعدے کئے ہیں ان کی عظمت کو پہچانو، اور یاد رکھو تمہارا مستقبل، تمہاری اولاد کا مستقبل، تمہاری قوم کا مستقبل، تمہاری حکومت کا مستقبل بلکہ ساری دنیا کا مستقبل خدا تعالیٰ سے ہی وابستہ ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کشمیر کی کہانی

مصنفہ

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ

آزادیٔ کشمیر کی اولین ہمہ گیر تحریک

کو سمجھنے اور اس سلسلہ میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے یہ ایک نہایت قیمتی تصنیف ہے جو دستاویزی ثبوتوں سے بھی آراستہ ہے۔

قیمت:۔ فی نسخہ اڑھائی روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ لاہور، بیڈن روڈ لاہور، ربوہ کے کتب فروشوں سے بھی مل سکتی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴